بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سوتے وقت آیۃ الکرسی، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ الناس تین دفعہ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر اپنے ہاتھوں کو جسم پر پھیرتے

جن حالات میں سے ہم گزر رہے ہیں دعاؤں اور نمازوں اور اذکار کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے بلکہ جماعتی فتنوں اور فسادوں اور حاسدوں اور دشمنوں کے شر سے بچنے کیلئے بھی ایک انتہائی اہم فرض سمجھ کر توجہ دینی چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16رفروری 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک مؤمن کو جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ۔ یعنی ہم نے جن وانس کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبادت کے طریق بھی بتائے جن میں عملی حصہ بھی ہے یعنی ظاہری حرکات وسکنات اور دعاؤں کے الفاظ بھی ہیں جسے ذکر بھی کہہ سکتے ہیں۔ نماز میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں، یعنی ظاہری حرکات بھی ہیں اور ذکر بھی ہے، دعائیں بھی ہیں لیکن نمازوں کے علاوہ بھی ذکر اور دعائیں اور خدا تعالیٰ کو یاد رکھنا ایک مؤمن کا کام ہے۔ قرآن کریم میں ہی اللہ تعالیٰ نے بہت سی دعائیں مختلف انبیاء کے حوالے سے بتائی ہیں جو ہم نماز میں بھی پڑھ سکتے ہیں اور چلتے پھرتے ذکر کے طور پر بھی پڑھتے ہیں۔ لوگ اپنے خطوں میں لکھتے ہیں کہ ہمیں فلاں مشکل ہے، فلاں پریشانی ہے، کوئی دعا اور ذکر بتائیں جس کا ورد ہم کرتے رہا کریں اور مشکلات اور پریشانیاں ہماری دور ہوں۔ عموماً لوگوں کو میں یہی لکھتا ہوں کہ نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ سجدوں میں دعائیں کریں، نماز میں دعائیں کریں اور اپنے خدا تعالیٰ سے مدد مانگیں لیکن آج میں ایک ذکر کے بارے میں بھی بتانا چاہتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اتری ہوئی دعائیں بھی ہیں جن کے مطالب پر غور کر کے پڑھنے سے جہاں انسان اللہ تعالیٰ کی توحید کا ادراک حاصل کرتا ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ میں بھی آتا ہے اور ہر قسم کے شرور سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف یہ کہ خود باقاعدگی سے روزانہ رات کو سونے سے پہلے ان آیات اور دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے بلکہ صحابہ کو بھی پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے اور بہت ساری جگہوں پر ان دعاؤں کی اہمیت اور فوائد آپ نے بیان فرمائے ہیں۔

روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سوتے وقت آیۃ الکرسی، سورۃ اخلاص سورۃ فلق اور سورۃ الناس تین دفعہ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر اپنے ہاتھوں کو جسم پر اس طرح پھیرتے کہ سر سے شروع کر کے جہاں تک جسم پر ہاتھ جا سکتا، پھیرتے۔ پس جس کام کو آپ نے باقاعدہ جاری رکھا یا باقاعدگی سے کیا، یہ آپ کی سنت بنی اور اس کام کو ہر مسلمان کو کرنا چاہئے اور ہم احمدی جن کو اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت پر عمل کرنے کی طرف حضرت مسیح موعودؑ نے رہنمائی فرمائی ہے۔ ہمیں اس پر عمل کرنے کی خاص کوشش کرنی چاہئے اور خاص طور پر ان حالات میں جن میں سے ہم گزر رہے ہیں دعاؤں اور نمازوں اور اذکار کی طرف خاص طور پر نہ صرف اپنی ذاتی روحانی اور دنیاوی ضروریات کے لئے توجہ دینی چاہئے بلکہ جماعتی فتنوں اور فسادوں اور حاسدوں اور دشمنوں کے شر سے بچنے کے لئے بھی ایک انتہائی اہم فرض سمجھ کر توجہ دینی چاہئے۔ اس ذکر اور آیات کی اہمیت بعض اور احادیث سے بھی ملتی ہے جو میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آیۃ الکرسی کے بارے میں دو جمعہ پہلے میں بیان کر چکا ہوں۔ آج قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کے بارے میں احادیث کے حوالے سے بات کروں گا۔

حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں کہ ہر رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو اپنی ہتھیلیوں کو جوڑتے اور ان میں قُلۡ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ، قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ اور قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر پھونکتے۔ پھر جہاں تک ممکن ہوتا، دونوں ہاتھوں کو جسم پر پھیرتے۔ آپ اپنے سر اور چہرے سے دونوں ہاتھ پھیرنا شروع کرتے اور جہاں تک آپؐ کا ہاتھ جا سکتا وہاں تک پھیرتے۔ آپ تین بار ایسا کرتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا اہتمام اس باقاعدگی سے فرماتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بیماری میں خود یہ دعائیں پڑھتیں اور آپ کے ہاتھوں پر پھونک کر آپ کے ہاتھ ہی آپ کے جسم پر پھرتیں۔ یہ خیال حضرت عائشہ کو آنا یقیناً اس وجہ سے تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں بہت باقاعدہ تھے اور اس کی برکت کی اہمیت حضرت عائشہ پر خوب کھول کر واضح فرمائی ہوئی تھی۔

پھر صحابہ کو ان سورتوں کی برکات اور اہمیت کا کس طرح احساس دلایا۔ اس بارے میں حضرت عقبیٰ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میری رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اے عقبی بن عامر! کیا میں تمہیں تورات اور انجیل اور زبور اور فرقان عظیم میں جو سورتیں اتاری گئی ہیں ان میں سے تین بہترین سورتوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں! اللہ مجھے آپ پر فدا کرے۔ پھر آپ نے مجھے قُلۡ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ، قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ اور قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر سنائیں۔ پھر فرمایا اے عقبی! تم انہیں مت بھولنا اور کوئی رات ایسی نہ گزارنا جب تک تو انہیں پڑھ نہ لے۔ عقبی کہتے ہیں کہ جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ تو انہیں نہ بھولنا تو اس وقت سے میں انہیں نہیں بھولا اور میں نے کوئی رات ایسی نہیں گزاری جب تک میں نے انہیں پڑھ نہ لیا ہو۔

پھر سورۃ اخلاص کی اہمیت کے بارے میں حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک آدمی کو قُلۡ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے ہوئے سنا جو اس کو بار بار پڑھ رہا تھا۔ جب صبح ہوئی تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری بات بیان کی اور گویا کہ وہ اس شخص کو کم یا چھوٹا سمجھ رہا تھا اس لئے شکایت کے رنگ میں بیان کیا۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں ایک تہائی قرآن مجید پڑھے۔ یہ بات صحابہ پر بڑی گراں گزری۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے کہ ایک تہائی قرآن کریم رات میں پڑھ لے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ الواحد الصمد۔ یعنی سورۃ اخلاص ایک تہائی قرآن ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تیسرا حصہ کیوں کہا؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو توحید کو ثابت کرنے اور اس کے قیام کے لئے نازل فرمایا۔ پس اس سورۃ میں بڑے واضح اور جامع الفاظ میں توحید کا بیان کیا گیا ہے۔ پس اس کے الفاظ پر غور کرنے اور عمل کرنے سے انسان حقیقی توحید پر عمل کر سکتا ہے۔ انسان کو صرف اتنا ہی نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ میں نے سورۃ اخلاص پڑھ لی تو تین حصہ قرآن کریم پڑھ لیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ اس کو پڑھو اور پھر توحید پر قائم ہو اور اس پر عمل کرو۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم کیا ہے؟ قرآن کریم کی تعلیم توحید کے قیام کے لئے ہی ہے جس کے لئے ہر انسان کو کوشش بھی کرنی چاہئے اور دعا بھی کرنی چاہئے۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک روایت ہے آپ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک سریہ کا امیر بنا کر بھیجا، جو اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا تھا اور قرأت کا اختتام قُلۡ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پر کیا کرتا تھا۔ جب صحابہ واپس آئے تو انہوں نے اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس سے پوچھو کہ وہ کیوں ایسا کرتا ہے۔ صحابہ نے جب اس سے پوچھا تو اس نے کہا، اس لئے کہ یہ رحمٰن خدا کی صفت ہے اس وجہ سے میں اس کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اسے خبر دے دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت رکھتا ہے۔

پھر حضرت ابی بن کعب بیان کرتے ہیں کہ جب مشرکین نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اپنے رب کا شجرہ نسب ہمیں بتائیں اس پر اللہ تعالیٰ نے قُلۡ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ نازل فرمائی۔ پس صمد وہ ہے جو نہ کسی کا باپ ہے نہ اس کا کوئی باپ ہے کیونکہ کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو پیدا ہوئی مگر

اس نے ضرور مرنا ہے اور کوئی بھی ایسی چیز نہیں جس نے مرنا ہے مگر اس کا ضرور کوئی نہ کوئی وارث ہوگا جبکہ اللہ عزوجل نہ تو وفات پائے گا نہ ہی اس کا کوئی وارث ہوگا۔ ولم یکن لہ کفوا احد کہ اس کے مشابہ کوئی اور نہیں اور نہ ہی کوئی اس جیسا اور نہ ہی کوئی اس کی مانند ہے۔

حضرت ابوہریرۃ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں کہ ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ آپؐ نے فرمایا پس جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو تو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کہو یہانتک کہ تم یہ سورت ختم کرلو۔ یعنی سورۃ اخلاص پوری پڑھو۔ اس کے معنی پہ غور کرو تو تمہیں پتا لگ جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کو پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ فرمایا کہ پھر اس کو چاہئے کہ وہ شیطان سے پناہ طلب کرے تو وہ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

پھر حضرت سہیل بن سعد سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنی غربت کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو اگر کوئی گھر میں ہو تو السلام علیکم کہا کرو اور اگر کوئی نہ ہو تو اپنے اوپر ہی سلامتی بھیجا کرو، اور ایک دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھا کرو تو اس آدمی نے ایسا ہی کیا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا رزق عطا کیا کہ اس کے ہمسائے بھی اس سے فیضیاب ہونے لگے۔ پس جب انسان توحید کا سبق سیکھ لے اور اس پر عمل کرے اور تمام قدرتوں اور طاقتوں کا مالک خدا تعالیٰ کو سمجھے تو اللہ تعالیٰ پھر بے انتہا نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ متقی کو ایسی ایسی جگہوں سے رزق دیتا ہے کہ جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہر روز پچاس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی اسے قیامت کے دن اس کی قبر سے پکارا جائے گا کہ کھڑا ہو جا اور جنت میں داخل ہو جا۔ ابن دیلمی سے روایت ہے جو نجاشی کی بہن کے بیٹے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بھی کرتے رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز میں یا اس کے علاوہ سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے آگ سے نجات فرض کر دی۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ اہمیت ہے سورۃ اخلاص کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صمد کے معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: صمد کے معنی ہیں کہ بجز اس کے تمام چیزیں ممکن الوجود اور ہالک الذات ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہے جو صمد ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ صمد کا مطلب بے نیاز ہے۔ بے نیازی اس کی یہ ہے کہ نہ وہ ہلاک ہونے والا ہے نہ ختم ہونیوالا ہے اور نہ اس جیسی کوئی چیز پیدا ہو سکتی ہے۔

پھر احادیث میں تینوں قُل پڑھنے کی اہمیت کے بارے میں حضرت عقبی بن عامر جہنی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص نے ان جیسی سورتوں یا کلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل نہیں کی۔ یعنی یہ ایسا کلام اور ایسی دعا ہے کہ جس سے انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جاتا ہے اور کبھی ضائع نہیں ہوتا اور تمام شرور سے بچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ اس سے بہتر مانگنے کا اور کوئی ذریعہ ہی نہیں۔ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ جب معوذتین نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار کر لیا۔

حضرت ابن عابس سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابن عابس کیا میں تجھے تعوذ کے سب سے افضل کلمات کے بارے میں نہ بتاؤں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا وہ سورتیں ہیں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔ پھر آخری دو سورتوں کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ایک صحابی کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے سے میرے قریب آئے اور میرے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اعوذ برب الفلق پڑھو۔ میں نے یہ کلمہ پڑھ لیا اسی طرح نبی کریم ﷺ نے یہ سورۃ مکمل پڑھی اور میں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ اسے پڑھ لیا پھر اسی طرح اعوذ برب الناس پڑھنے کے لئے فرمایا اور پوری سورۃ پڑھی جسے میں نے بھی پڑھ لیا پھر آپ نے فرمایا جب نماز پڑھا کرو تو یہ دونوں سورتیں نماز میں پڑھ لیا کرو۔

عقبی بن عامر جہنی سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا جب فجر طلوع ہوئی تو آپ ﷺ نے اذان کہی اور اقامت کہی پھر مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کیا پھر آپ نے معوذتین کے ساتھ قرأت کی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تو نے کیسا دیکھا۔

میں نے عرض کی کہ تحقیق میں نے دیکھ لیا یا رسول اللہ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تُو یہ دونوں سورتیں پڑھا کر جب بھی تو سوئے اور جب بھی اٹھے۔

پس یہ اہمیت ہے ان سورتوں کی اور اس زمانے میں ان کے پڑھنے کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے، ہماری روحانی ترقی اور شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے اور جماعتی طور پر اسلام کے خلاف جو سازشیں ہو رہی ہیں ان سے بچنے کیلئے۔ آجکل ایک طرف اسلام کے خلاف، اسلام مخالف طاقتوں کی بڑی ہوشیاری سے کوششیں جاری ہیں تو دوسری طرف نام نہاد مسلمان علما اور مسلمان لیڈروں نے ایک ایسی صورتحال پیدا کر دی ہے جہاں فتنہ وفساد پیدا ہو چکا ہے۔ مسلمان علماء مسیح موعودؑ کے خلاف بھی عامۃ المسلمین کو بھڑکا کر شیطانی قوتوں کو موقع دے رہے ہیں کہ ان کے ہاتھ مضبوط ہوں۔ اسی طرح دھریت ہے تو وہ بھی آجکل اپنے زوروں پر ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ تم جو مسیح موعود کے دشمنوں کا نشانہ بنو گے، یوں دعا مانگا کرو کہ میں مخلوق کے شر سے جو اندرونی اور بیرونی دشمن ہیں، خدا کی پناہ مانگتا ہوں جو صبح کا مالک ہے یعنی روشنی کا ظاہر کرنا اس کے اختیار میں ہے۔ یہ روشنی روحانی روشنی ہے جو مسیح موعود کے آنے سے ظاہر ہوئی ہے۔ اور میں اندھیری رات کے شر سے جو انکارِ مسیح موعود کے فتنوں کی رات ہے، خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: ان میں ایک تو اسلام دشمن لوگ ہیں جو اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرتے ہیں اور دوسرے علماء اسلام ہیں جو اپنی غلطی کو چھوڑنا نہیں چاہتے اور مسیح موعود کے خلاف لوگوں کو بھڑکانے میں مصروف ہیں جن میں پاکستان کے علما سرفہرست ہیں۔ پس ایسے حالات میں پاکستان میں تو احمدیوں کو خاص طور پر اس سنت کو جاری کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ سورۃ فلق میں جو **شر غاسق اذا وقب** کہا گیا ہے اس میں اندھیری رات کے شر کے فتنہ سے بچنے کی دعا ہے۔ غاسق کہتے ہیں رات کو اور وقب کا مطلب ہے کہ اندھیرے اور ظلمت کا چھا جانا اور یہ اندھیری رات کا فتنہ مسیح موعود کے انکار کے فتنہ کی شب تار ہے جس سے پناہ مانگی گئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: افسوس ہے مسلمانوں کی حالت پر کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک دعا سکھائی لیکن مسلمانوں نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ مسلمان تو ان فتنوں میں ڈوب رہے ہیں اکثر اور اسی وجہ سے آج دنیا میں غیر مسلموں کو مسلمانوں پر اعتراض کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ بہرحال مسلمانوں کی یہ حالت ہمیں توجہ دلاتی ہے کہ ان سورتوں پر غور کر کے پڑھیں تاکہ ان اندھیروں سے ہم بچ سکیں۔

پھر سورۃ الناس میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور مالکیت اور حقیقی معبود ہونے کا بیان ہے۔ یہ بیان کر کے اس کی پناہ میں آنے اور شیطان کے وسوسے سے بچنے کی دعا کی ہے۔ آجکل دہریت اور دنیا کا بھی بڑا زور ہے اور دنیاداری نے اپنے پنجے اس قدر معاشرے میں عمومی طور پر گاڑ دیئے ہیں کہ بعض نوجوان اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ پس یہ دعائیں جب ہم اپنے پر پھونکیں تو ساتھ ہی اپنے بچوں پر بھی پھونکیں تاکہ ہر قسم کے شرور سے ہماری نسلیں بھی محفوظ رہیں اور دین پر قائم رہنے والی اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو سمجھنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک ان سورتوں کے مضمون کو سمجھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے والا ہو۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا مضمون ہم پر واضح ہو اس کے علاوہ کسی اور کے آگے ہم جھکنے والے نہ ہوں، اسی کو سب طاقتوں کا سرچشمہ سمجھیں نہ صرف دل میں بلکہ ہر عمل سے اسے ثابت کریں کہ اللہ تعالیٰ ہی سب طاقتوں کا سرچشمہ ہے ہر روشنی کا منبع ہے اور ہر فیض کا دینے والا ہے۔

☆......☆......☆

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 16th - February - 2018

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB